Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۳۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۰ ہجرت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۰ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۱۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصولہ اطلاع منظر ہے کہ ۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر ، ضعف نیز گلے میں اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے ۔ عام کمزوری بھی بہت ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۱۸ مئی ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت آج محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ النّٰزِعٰت کی ابتدائی آیات وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ کی نہایت لطیف تفسیر کرکے عالمگیر غلبہ اسلام (جس کا ظہور آخری زمانہ میں بعثت مسیح موعود کے وقت مقدر ہے) کے چار قرآنی ذرائع پر روشنی ڈالی ۔

آپ نے اَلنّٰزِعٰت کے لغوی معنوں کی رُو سے واضح فرمایا کہ اس میں ایسی خدائی جماعت کو شہادت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو بُرائیوں کو جڑ سے اکھیڑنے والی ہے ۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

مرکزی سالانہ امتحانات
برائے خدام و اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اطفال اور خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات بالترتیب ۲۵ مئی اور یکم جون کو منعقد ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔ قائدین اضلاع و قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ ان امتحانات کے لئے خدام اور اطفال کو تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال ان امتحانات میں شامل ہوں ۔ اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو فوری طور پر مطلع فرمائیں ۔

(اہتمام تعلیم خدام و اطفال مجلس مرکزیہ)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس اُمّت کو دیا ہے

مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور حق الیقین کا مقام حاصل کرے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ ۝ (توبہ آیت ۱۲۲)

ترجمہ : اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے) نکل پڑیں پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے ۔ تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ جَآءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ۔ (الدارمی)

ترجمہ : جس شخص پر موت اس حالت میں آوے کہ وہ علم حاصل کر رہا ہو ، تاکہ اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرے اس کے اور نبیوں کے درمیان جنّت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہو گا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" اصل میں علماء عالِم کی جمع ہے اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو ۔ اور سچا علم قرآن شریف سے ملتا ہے ۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے ۔ بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ قرآن کریم کے طفیل ملتا ہے ۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور اسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس اُمّت کو دیا ہے ۔ جو شخص ان حقائق اور معارف کو پا لیتا ہے جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیت اللہ سے حاصل ہوتے ہیں اسے وہ علم ملتا ہے جو اس کو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے ۔ ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اس سے کام نہ لے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اس ہتھیار کا ۔ اس وقت دُنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے مسلمانوں نے باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت ان کے پاس تھی جو ان کو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کی پاک تعلیموں کی کچھ پرواہ نہ کی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اسلام سے بالکل دُور جا پڑے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۴۸ ، صفحہ ۳۴۹)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۰ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۲۰ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتداء کی دو مختلف صورتیں اور ان کا نقصان

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی تعلیم فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسی لئے وہ افراط اور تفریط سے پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں احکام ہی بیان نہیں فرمائے ہیں بلکہ ساتھ ہی بار بار یہ تاکید بھی فرمائی ہے کہ لَا تَعْتَدُوْا کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو یعنی جو حکم دیا گیا ہے وہ فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق ہے اور اُسی میں تمہاری فلاح مضمر ہے اس لئے اپنے عمل کو عین اُس کے مطابق بناؤ اُس سے اِدھر اُدھر نہ ہو۔ جب بھی تم اِدھر اُدھر ہو گے اعتدال کی راہ سے ہٹ کر یا افراط کی طرف جھک جاؤ گے یا تفریط کی طرف۔ اور دونوں صورتوں میں بجز نقصان کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے بعض چیزیں حلال قرار دی ہیں اور بعض کو حرام ٹھہرایا ہے۔ اب اگر ایک شخص وہ چیزیں استعمال کرتا ہے جنہیں اس نے حرام قرار دیا ہے تو وہ اعتداء کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص خود ساختہ احتیاط کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کی حلال ٹھہرائی ہوئی چیزوں کو بھی اپنے اُوپر حرام قرار دے لیتا ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اعتداء کا مرتکب قرار پائے گا۔ جہاں حرام چیزوں کو بھی از خود حلال قرار دے کر ان کے استعمال کو روا رکھنا افراط ہے وہاں حلال اور طیب چیزوں کو خود حرام ٹھہرا کر ان کے استعمال سے کلیتۃً کنارہ کش ہو جانا تفریط کے مترادف ہے اور یہ دونوں صورتیں اعتداء میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر دلالت کرتی ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں انسان کے قویٰ یعنی جسمانی و روحانی استعدادوں کی صحیح اور متوازن نشوونما میں فرق واقع ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں یہ بتانے کے بعد کہ مُردار کو اور خون کو اور سؤر کے گوشت کو اور ہر اُس چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور چیز کا نام لیا گیا ہو مسلمانوں پر یہ واضح فرمایا ہے کہ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں انہیں توڑنا اور خود ہی حرام چیزوں کو حلال ٹھہرا کر انہیں بے دھڑک استعمال کرنا سخت گناہ ہے۔ اوّل تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزوں کو از خود حلال قرار دے کر اور اپنے اس ناروا فعل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے استعمال کرتے ہیں وہ اِس دُنیا میں حقیقی فلاح سے کبھی ہمکنار نہیں ہوتے اور دوسرے یہ کہ آخرت میں بھی انہیں دردناک عذاب ملتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(النحل آیات ۱۱۷، ۱۱۸)

ترجمہ:- اور اپنی زبانوں کے جھوٹے بیانوں کے سبب سے (یہ) مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے (تا ایسا نہ ہو) کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والے بن جاؤ۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوتے۔ (اس دُنیا کا عیش) تھوڑا سا عارضی سامان ہے اور (اس جھوٹ کے نتیجہ میں) ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے (پس اس سے بچو)۔

از خود حرام چیزوں کو حلال ٹھہرانے اور اِس طرح حدود اللہ کو توڑنے کے اِس خطرناک انجام سے خبردار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہود نامسعود کا جو اعتداء کے مرتکب ہوئے عبرتناک انجام یاد دلایا چنانچہ فرمایا:-

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

(النحل آیت ۱۱۹)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے یہودی مذہب اختیار کیا تھا اُن پر (بھی) ہم نے اِس سے پہلے وہ (تمام) چیزیں حرام کی تھیں جن کا ذکر ہم نے تجھ سے کیا ہے۔ اور ہم نے ان پر (یہ حکم دے کر) ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ (اُن احکام کو توڑ کر) اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

ان کا حرام چیزوں کو حلال قرار دے کر اور احکامِ الٰہی کو توڑ کر اپنی جانوں پر ظلم یہی تھا کہ وہ دنیوی فلاح سے بھی بے نصیب قرار دئے گئے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب کا انہوں نے اپنے آپ کو مستحق بنایا۔

جس طرح خدا تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دینا اعتداء ہے اسی طرح جن چیزوں کو اُس نے حلال قرار دیا ہے انہیں اپنے زعم میں زیادہ نیک بننے کی خاطر حرام ٹھہرانا بھی اعتداء ہے اور انسان کے لئے از حد نقصان کا موجب۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی سختی سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

(المائدہ آیات ۸۸، ۸۹)

ترجمہ:- اے ایمان دارو! جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے اس میں سے پاکیزہ (چیزوں) کو حرام نہ ٹھہراؤ اور (مقررہ) حدود سے آگے نہ نکلو۔ اللہ (مقررہ) حدود سے آگے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے اور پاکیزہ (چیزوں) کو کھاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنا ایک خطرناک معصیت ہے اور اس کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ اسلام نے اوامر و نواہی کی شکل میں جتنے بھی احکام دئے ہیں وہ فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق ہیں اور جسمانی اور روحانی استعدادوں کی نشوونما اور ارتقاء کے لئے ان پر کما حقہٗ عمل کرنا ازبس ضروری ہے۔ خدائی احکام میں کمی بیشی کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ ایسا انسان جو خدائی احکام میں افراط و تفریط سے کام لے کر اعتداء کا مرتکب ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا کر خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق بنا لیتا ہے۔ فلاح احکام الٰہی کی کما حقہٗ اطاعت میں مضمر ہے اور ایسی کامل اور حقیقی اطاعت ہی کا دوسرا نام تقویٰ ہے۔

نصاب فضل عمر درس القرآن کلاس سال ۱۹۷۹ء

	معیار اوّل / دوم	معیار سوم
قرآن مجید:-	سورہ یوسف / الرعد ترجمہ و مختصر تفسیر	سورہ بقرہ پہلے چھ رکوع (ترجمہ)
حدیث:-	منہاج السالکین (مختصر مجموعہ احادیث)	چالیس مختصر احادیث (حدیث و ترجمہ یاد کرایا جائے گا)
کلام:-	برائے تدریس۔ اسلامی اصول کی فلاسفی برائے مطالعہ۔ تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد	برائے تدریس۔ احمدیت کا پیغام برائے مطالعہ۔ کشتی نوح
تاریخ:-	تاریخ احمدیت جلد پنجم (چیدہ واقعات از اپریل ۱۹۱۸ء تا مارچ ۱۹۲۰ء)	سلسلہ احمدیہ (چیدہ واقعات)
عربی اسباق:-	کل چودہ اسباق ہوں گے (زیر تالیف)	کل چودہ اسباق ہوں گے (زیر تالیف)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمودۂ جبرائیل

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

حدیث میں ہے کہ اس مرض میں جس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ جبرائیل آئے اور یہ بتایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اتنی بڑی عمر کا نہ تو اناجیل میں ذکر ہے۔ اور نہ آباء کلیسا نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔ کہ کسر صلیب کی تحقیق ہزاروں تاریک پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی تقدیر کی انگلی تیار ہی ہے۔ کہ یہ پردے اٹھنے والے ہیں۔ چنانچہ حیرت انگیز باتیں منظر عام پر آ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک سو بیس سال کا حضرت مسیحؑ کی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ آپ کا دورِ حیات ایک سو بیس سال پر مشتمل ہے۔ مہد سے لحد تک آپ نے لوگوں سے کلام کیا۔ اور یہ کلام ایک سو بیس سال کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔

قرونِ اولےٰ میں یہ روایت موجود تھی لیکن چرچ نے اس پر اخفاء کے دبیز پردے ڈال دیئے۔ اس نوع کے صحائف کو تغیر و تبدل کے بعد دوبارہ ترتیب دیا گیا۔ نتیجۃً ایک سو بیس سال کی حقیقت ایک افسانہ بن گئی۔ بین السطور میں اصل روایت کی جھلک موجود ہے۔

قرونِ اولیٰ کی روایات

دوسری صدی میں یہ روایت عام تھی کہ حضرت مسیحؑ بڑی عمر (old age) میں فوت ہوئے ہیں۔ بشپ ارمینوس نے بات کو بگاڑ دیا۔ اور یہ شکل بنا دی کہ حضرت مسیح کم و بیش پچاس سال کے تھے کہ ان کو صلیب دی گئی۔

تیسری صدی میں ایک صحیفہ یونانی زبان میں لکھا گیا۔ اس صحیفہ میں صلیبی واقعہ کے بعد کی باتیں درج ہیں۔ صحیفہ کا نام ہے مکتوب الرسل۔ یونانی نسخہ ناپید ہے۔ قبطی۔ ایتھوپی اور لاطینی ترجمہ کے نامکمل اوراق "نادر" شمار ہیں۔ ان کے تراجم کو ایک نظر دیکھئے تو بہت کچھ رد و بدل اور اختلاف ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ تغیر و تبدل کا تختہ مشق تھا۔ اس صحیفہ میں ایک مختصر مکالمہ درج ہے۔ صلیب کے بعد حضرت مسیح حواریوں سے مسلسل ملتے رہے۔ ان میں باتیں ہوتیں۔ حواریوں نے حضرت مسیح سے پوچھا۔ آپ کی دوبارہ آمد کب ہوگی؟

حضرت مسیحؑ نے کہا کہ جب عید فصح اور عید فطیر کے درمیان (زمانے کا) سواں اور بیسواں حصہ گزر جائے گا۔ تو تم دیکھو گے کہ باپ آئے گا۔ حواریوں نے حیرت کا اظہار کیا۔ پوچھا یہ تھا کہ آپ کب آئیں گے۔ جواب ملا۔ باپ آئے گا۔ آگے وضاحت ہے کہ باپ کے آنے سے مراد حضرت مسیحؑ کا اس جہان سے چلے جانا ہے۔

"ہم نے دوبارہ اس سے پوچھا اے ہمارے آقا دل نہیں مانتا۔ کوئی کیسے اور کس طرح ملتے گا کہ آپ چلے جائیں گے اور ہمیں (اکیلا و تنہا) چھوڑ جائیں گے آپ ہی نے تو یہ کہا ہے۔ ایک دن آئے گا۔ ایک ساعت مقررہ جب مجھے اپنے باپ کے پاس جانا ہوگا۔"

اس کے جواب میں مسیح نے کہا۔

"جاؤ اور بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کو تعلیم دو۔ بنی اسرائیل کی ساری زمین میں جاؤ۔ ان کو تعلیم دو وہ مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں اور شمال و جنوب میں"

صحیفہ کے آخر میں ہے۔

"جس نے مجھے بھیجا ہے وہ آئے گا تاکہ میں اس کے ساتھ یہاں سے چلا جاؤں"

(New Testament Apocrypha by E Hennecke Page 200/211/212/227)

بات تو واضح ہو گئی کہ باپ کے آنے سے مراد حضرت مسیحؑ کا اس جہان سے چلے جانا ہے۔ (زمانے کا) سواں اور بیسواں حصہ سے مراد "ایک سو بیس سال ہے"۔

ایتھوپی نسخہ میں سواں اور بیسواں حصہ کو ڈیڑھ سو سال میں تبدیل کر دیا گیا۔ تحریف سے قطع نظر یہ بات واضح ہے کہ مراد "سال" ہیں۔

بروئے تورات عید فصح پہلے پھل کی عید ہے۔

انجیل میں حضرت مسیح کی ولادت کو دنیا میں پلوٹھے کی آمد سے تعبیر کیا گیا۔ (عبرانیوں ۱:۶) عید فصح سے مراد گویا حضرت مسیحؑ کی ولادت ہے۔ مصر کی غلامی اور فرعونیوں سے خلاصی کے تہوار کو تورات میں عید فطیر کا نام دیا گیا۔ (خروج ۱۲/۱۷)

اب مکتوب الرسل کی بات سمجھنا مشکل نہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کی پیدائش بنی اسرائیل کے لئے پلوٹھے کی ولادت یعنی پہلا پھل ہے۔ آپ کی وساطت سے بنی اسرائیل دشمن سے رہائی پائیں گے۔ وہ اپنے چوپان کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ اس طرح ایک سو بیس سال کا دورِ حیات جب پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔ تو بھیجنے والا آئے گا اور اپنے رسول کو اس جہان سے لے جائے گا۔ یہ ایک تمثیل ہے جو کہ تغیر و تبدل کے باوجود صحیفہ کے بین السطور میں موجود ہے۔ بات پردۂ اخفاء میں چھپی ہوئی ہے۔ ابھی تراجم کا انکشاف ہوا ہے۔ جب اصل نسخہ مل گیا تو بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔ اس صحیفہ میں جہاں ایک سو بیس سال کا تذکرہ ہے۔ وہاں سیاق و سباق میں اتنی تحریف ہوئی ہے۔ کہ ایک سو بیس سال والی بات بالکل پس منظر میں چلی گئی۔ حد یہ ہے کہ ایتھوپی نسخہ میں ایک سو بیس سال کو ایک سو پچاس سال میں بدل دیا گیا۔ لاطینی نسخہ میں یہ علاوہ کچھ ایسا تبدیل کی گئی کہ پڑھا ہی نہیں گیا۔

ایک نیا انکشاف

یہ بات راز ہی رہتی لیکن ایک نیا انکشاف ایک سو بیس سال کے دور کو سمجھنے میں عمدہ معاون بن گیا۔ مصر کے کھنڈرات سے باطنی فرقہ کی لائبریری کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ صحیفے یونیسکو کے تعاون سے شائع ہو گئے۔ انگریزی ترجمے کا نام ہے۔

The Nag Hammadi Library in English

مشہور اشاعتی ادارہ E.J. Brill نے ۱۹۷۷ء میں ایک جلد میں ۴۸ قبطی صحائف کا ترجمہ انگریزی میں شائع کر دیا ہے۔ ایک صحیفے کا نام ہے

"ہماری عظیم قوت اور اس کا تصور"

یہ صحیفہ مذکورہ کتاب کے صفحہ ۲۸۴ تا ۲۹۰ پر پھیلا ہوا ہے۔ صحیفہ میں شروع سے آخر تک اشارہ کنایہ کی زبان ہے۔

حضرت مسیح آئے اور انہوں نے تماثیل میں باتیں کیں۔ دنیا کے سرداروں نے مخالفت کی۔ جان لینے کا منصوبہ بنایا گیا۔ پاتال میں اتارا۔ وہاں سے زندہ سلامت نکل آئے۔ دنیا میں ۷۲ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ آپ ہر زبان بولے (مہد سے لحد تک) آپ نے ایک سو بیس سال تک تعلیم دی۔

حوالہ کا آخری حصہ درج ذیل ہے۔

But at first, after his preaching, he proclaims the second Aeon, and the first — and the first Aeon perishes in the course of time. He made the first Aeon, going about in it until it perished while preaching one Hundred and twenty years in number. This is the perfect number that is highly exalted.

Page 287

حضرت مسیحؑ نے اپنی بعثت کے بعد سب سے پہلے تو یہ اعلان کیا کہ میرا دور ختم ہونے والا ہے۔ میرے بعد ایک دوسرا دور آئے گا۔ پہلا دور زوال پذیر ہوگا۔ مسیحؑ نے اپنے دور کو گھوم پھر کر مکمل کیا یہاں تک کہ یہ ختم ہو گیا۔ اس دوران آپ نے ایک سو بیس سال تک تعلیم دی۔ ایک سو بیس کا عدد ایک کامل عدد ہے۔ جو ارتفاع کی انتہائی بلندی لئے ہوئے ہے۔"

ایک سو بیس سال کے عدد کی یہ تشریح

تورات کے ایک فقرہ کی وجہ سے ہے
کہ ابن آدم ایک سو بیس سال زندہ
رہے گا۔ (پیدائش ۶/۳)
اس صحیفہ میں مزید لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ
نے حضرت نوحؑ کے ذریعہ کلام کیا اور
ایک سو بیس سال تک نیکی کی تعلیم دی۔
کوئی ایمان نہ لایا۔ نوح کو کشتی بنانے
کا حکم ہوا۔ طوفان آیا اور سب کچھ
بہا کر لے گیا طوفان کے بعد عصر قدیم
کا جسمانی دور ختم ہو گیا۔ اب نیچرل دور
آگیا۔ اس دور کے آخر میں مسیح آئے۔
آپ نے اعلان کیا کہ یہ دور بھی ختم ہونے
والا ہے اس کے بعد روحانی دور ہے
جو قیامت تک رہے گا۔ دور آخر کو
مخالف مسیح (الدجال) بھی ختم نہیں کر
سکے گا۔ جس طرح اس نے نوح کو بتایا
تھا کہ جسمانی دور ختم ہونے والا ہے
اس کے بعد نیچرل دور ہے اسی طرح
مسیح نے یہ اعلان کیا اس دور کے
بعد ایک دوسرا دور آئے گا۔ یہ
سب باتیں اخفا کے پردے میں
چھپی ہوئی ہیں۔ ان حوالوں سے
ظاہر ہے کہ قرون اولیٰ میں روحی
حکومت اور خود مسیح کے احتساب کا
ڈر تھا۔ کھل کر بات نہیں کہی گئی۔ رمز و
کنایہ میں بتایا گیا کہ حضرت مسیح کا
دور حیات ایک سو بیس سال پر پھیلا
ہوا ہے دنیا کی ۷۲ قوموں سے آپ
نے خطاب کیا۔ اسی لائبریری کے دوسرے
صحیفہ میں ہے کہ دنیا میں ۷۲ زبانیں بولی
جاتی ہیں۔ (ص ۱۶۶) اور یہ بھی ہے کہ
حضرت مسیح کی باتیں مہد سے شروع
ہو گئی تھیں (ص ۱۹۶) اس طرح ایک
سو بیس سال سے مراد مہد سے لحد تک
کا کلام ہے۔

ایک سوال کا جواب

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس عمر عزیز
کے اسی سال حضرت مسیح علیہ السلام
نے کہاں بسر کئے۔ اس سلسلہ میں قدیم
ہندوستان کی ایک دستاویز ہماری رہنمائی
کرتی ہے اس کا نام بھوشیہ پران ہے
بھوشیہ پران میں ہے کہ عیسیٰ مسیح باہر
کے ملک سے ہندوستان آئے تھے سہالہ
دیش میں آپ کو دیکھا گیا۔ راجہ شالباہن نے
آپ سے ملاقات کی۔ شالباہن کون ہے؟
اساطیر ہند میں جس راجہ کو شالباہن کا
نام دیا گیا وہ گوتمی پترا ستکارنی ہے
امریکن انسائیکلوپیڈیا میں ہے داستانوں
کا شالباہن یہی راجہ ہے دوسری صدی
کے بالکل شروع میں برسراقتدار آیا اس کا
مطلب یہ ہے کہ ملاقات کے وقت
حضرت مسیح کی عمر سو سال سے اوپر
تھی۔ غالباً ۱۱۰ سال۔

اس راجہ کے جانشین یعنی راجہ
بکنسرکا کے عہد میں بھوشیہ پران کو
ترتیب نو سے مزین کیا گیا۔ اس میں
نیا مواد داخل ہوا۔ قرین قیاس ہے
کہ حضرت مسیح کے ہندوستان میں
آنے کا تذکرہ گوتمی پترا کے بعد
آنے والے راجہ نے بھوشیہ پران
میں داخل کیا۔

قارئین نے دیکھا کہ مشرق و مغرب
ایک سو بیس سال عمر پانے والی روایت
کے آثار ملتے ہیں حد یہ ہے کہ ہندوستان
کے شمال مغرب سے یہ روایت چین میں
اور وہاں سے جاپان میں پہنچی۔

جاپان میں روایت قدیم

جاپان میں پرتگیزوں کی آمد سے پہلے بھی
عیسائی موجود تھے اس عجیب و غریب فرقہ
کے آثار آج بھی ملتے ہیں۔ وہ یہ مانتے
ہیں کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں
ہوئے۔ مشرق بعید کے ممالک میں
گھومتے رہے۔ آباد بنی اسرائیل کی
طرح انہوں نے طویل عمر پائی۔ اپنی
ذریت کو نسل در نسل دیکھا۔ ان کی وفات
شمالی جاپان میں ہوئی۔
(Where four words meet by Fosco maraini p 128)
روایت کا آخری حصہ درست نہیں۔
ہے قوموں کی عادت ہے مصلحین کی
قبر ہر کہیں جگہ بنائی جاتی ہیں اتنی بات
واضح ہے کہ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے
مطابق لوگ یہ مانتے تھے کہ حضرت
مسیح علیہ السلام موت کے منہ سے
بچ لئے گئے۔ بلاد شرقیہ میں دور دور
تک سفر کیا۔ اپنی نسل در نسل دیکھی
اور بستہ بڑھاپے میں وفات پائی۔
یہ سب بجواب اس حدیث کی
تائید میں ہیں جس میں حضرت مسیح ناصریؑ
کی عمر ۱۲۰ سال بتائی گئی۔

حرف آخر

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی
کتاب دعوۃ الامیر میں فرمودہ جبرئیلی
کی تشریح میں فرماتے ہیں۔
"اس روایت کا مضمون
الہامی ہے کیونکہ اس میں
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی طرف سے کوئی بات
نہیں بیان فرماتے۔ بلکہ جبرئیل علیہ السلام
کی بتائی ہوئی بات بتاتے ہیں جو یہ
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر
ایک سو بیس سال کی تھی۔ پس لوگوں کا
یہ خیال کہ آپ ۳۲، ۳۳ سال کی
عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے تھے
غلط ہوا۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح
اس عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے
تھے تو آپ کی عمر بجائے ایک سو بیس
سال کے رسول کریم کے زمانہ تک
قریباً چھ سو سال کی بنتی ہے"
(ص ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راست گفتاری اور اسلامی اخلاق

اخلاق فاضلہ میں سے راست گفتاری ایک اہم خلق ہے بخاری شریف میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جو اخلاق آنحضرت صلعم کے بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک تصدیق الحدیث بھی ہے۔ کہ آپ سچ بیان فرماتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خلق نہ صرف اپنے اندر پیدا کیا بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندر بھی پیدا کیا۔ اور صحابہ کرام نے اپنی جانیں دے دیں۔ مگر سچ بیانی اور توحید پر قائم رہے۔ موجودہ زمانہ میں جب کہ اسلامی اخلاق مٹ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے اخلاق فاضلہ کا احیاء کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک دفعہ ڈاک خانے والوں نے مقدمہ کر دیا کہ آپ نے پیکٹ میں خط لکھ کر بھجوایا ہے اس جرم کی سزا پانسو روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ قید تھی۔ حضور کو مشورہ دیا گیا کہ بجز انکار کے خطرہ کی صورت ہے اور دو چار جھوٹے گواہ گزار دیئے جاویں۔ حضور نے فرمایا میں خلاف بیانی نہیں کر سکتا میں تو وہی کہوں گا جو امر واقعہ ہے۔ اور جب حاکم نے پوچھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے ہی پیکٹ میں خط رکھا تھا مگر مجھے ڈاک خانہ کے قواعد کا علم نہ تھا۔ میں نے نقصان پہنچانے کی نیت سے ایسا نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے سچ کا حاکم کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات جو انگریز تھا اور حاکم بھی انگریز تھا لمبی تقریریں میرے پھنسانے کے لئے کرتا تھا مگر حاکم ہر دفعہ نو نو کہہ کر اسے رد کرتا تھا۔ اور بالآخر حاکم نے مجھے بری کر دیا۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ یہ بریت سچ کی برکت سے ہوئی لمثل ھذا فلیعمل العاملون۔ احباب کرام راست گفتاری کو اپنا شیوہ بنائیں اور عمدہ نمونہ قائم کریں۔

مرکزی سالانہ امتحانات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام مرکزی سالانہ امتحانات یکم جون کو منعقد ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ خدام کو امتحانات کی تیاری کروائیں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کیا جائے۔ پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو آگاہ فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی مکرم سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب آف کماس ضلع لاہور شوگر اور بواسیر کے عارضہ سے سخت بیمار ہیں۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

سلطان احمد ڈوگر
دفتر نظارت اشاعت لٹریچر۔ ربوہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پہلو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدود اللہ کا قیام

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

آج کل ایسے دور میں سے دنیا گزر رہی ہے کہ حدود اللہ کی کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ حدود اللہ تو الگ رہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کو عام طور پر نسیاً منسیاً بنا دیا گیا ہے۔ ایسے وقت میں خداوند تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اپنی حدود کو بیان کیا اور ان حدود پر آپ کے ذریعہ لوگوں کو قائم کیا کیونکہ اسی میں لوگوں کا فائدہ تھا۔

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی کو سزا ملے۔ تو لوگ اس سزا کی وجہ سے مجرم کے لئے نرم دل ہو جاتے ہیں اور اس مجرم کی رہائی اور بریت کے لئے بہانے ڈھونڈنے شروع کر دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح مجرم سزا سے بچ جائے۔ اور پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر مجرم پڑھا لکھا یا مالدار آدمی ہو تو اس کی سفارش کرنا سعادت سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی سزا معاف ہو جائے جو کہ غیرت دینی کے خلاف ہے۔

ایسے واقعات اسی وقت ابھرتے ہیں جب قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں اور اس کے افراد بدیوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور وہ سزا کے مستوجب ہو جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی امیر ان بدیوں کا ارتکاب کرے تو آنوں بہانوں سے ان کو بچانے کے لئے نت نئے جواز نکالے جاتے ہیں اور ایسے مجرم امراء کو بچانے کی جدوجہد کی جاتی ہے اور اکثر دفعہ اس میں کامیابی ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ گناہ کی سزا سے بچ جاتے ہیں۔ عموماً قانون کے مطابق سزا پانے والے غرباء ہی ہوتے ہیں جو جہالت کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ رویہ اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی اس کے برعکس ہے

اس ثبوت میں آپ کا اسوۂ حسنہ مندرجہ ذیل حدیث کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

"امرأۃ من مخزوم سرقت فقالوا من یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فلم یجترئ احد ان یکلمہ فکلمہ اسامۃ بن زید فقال ان بنی اسرائیل کان اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف قطعوہ لوکانت فاطمۃ لقطعت یدھا"

(البخاری جلد اول کتاب المناقب)

بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ اس پر لوگوں نے چاہا کہ کوئی شخص حضرت رسول اکرم ؐ سے اس عورت کے معاملہ میں سفارش کرے لیکن کسی نے اس کی جرأت نہ کی (کیونکہ حضرت رسول اکرم ؐ حدود کے قائم کرنے میں بڑے سخت تھے) آخر اسامہ ؓ بن زید نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ مگر آپ ؐ نے جواب دیا کہ بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جب ان میں سے کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے مگر جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ قطع کر دیتے تھے۔ مگر میرا یہ حال ہے کہ اگر فاطمہ ؓ میری بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں۔"

پس ہمیں بھی اپنی انفرادی، ملکی اور ملی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بسر کرنی چاہیئے۔ خداوند تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ آمین!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "احیائے سنت رسول ؐ کا مفہوم" کے عنوان کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"چونکہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور ہمارے سب اقوال و افعال اللہ تعالیٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں۔ پھر ہم دنیا کی پرواہ کیوں کریں۔ جو فعل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو اس کو دور کر دیا جائے اور چھوڑ دیا جائے اور جو طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو اس پر عمل کیا جائے کہ احیائے سنت اسی کا نام ہے اور جو امور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف ہوں اور نہ ان میں ریاکاری مدنظر ہو۔ مگر بطور اظہار تشکر و تحدیث بالنعمۃ ہوں تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ [illegible])

○

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۷۹ء کو تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۱۳ مئی ۱۹۷۹ء کو میت ربوہ پہنچائی گئی۔ نماز عصر کے بعد مسجد مہدی کے ملحقہ پلاٹ میں نماز جنازہ ہوئی اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری الٰہی بخش صاحب دار الصدر شمالی (صدر محلہ) نے دعا کرائی۔

مرحومہ چوہدری تاج علی صاحب مرحوم اے۔ اے ڈی اے محکمہ زراعت آف چوہدری والا چک ۱۰۸ د ب کی بیوہ تھیں اور مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب نابینا پروفیسر گورنمنٹ کالج گوجرہ کی والدہ تھیں۔

بیوہ ہونے کے بعد اپنے اکلوتے بچے اور دو بچیوں کی تعلیم مکمل کروائی شادیاں کیں جو کہ اب تینوں خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔ طبیعت بڑی سادہ ۔۔۔ رشتہ داروں۔ ہمسایوں سے حسن سلوک۔ غرباء کی امداد وغیرہ یہ خوبیاں خاص طور پر نمایاں تھیں۔ بیوہ ہونے کے بعد دس بارہ سال بڑے صبر اور حوصلہ سے گزارے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی خاص رحمت سے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ درجات بلند کرے۔

ان کی دونوں بیٹیوں اور خاص طور پر بہو نے بیماری کی حالت میں بڑی خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کو اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین!

(چوہدری ناظر حسین صدر جماعت احمدیہ چک جھمرہ
ضلع فیصل آباد)

○

محترمہ صادقہ حیدر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساؤتھ ہال کی وفات پر

لجنہ اماء اللہ لندن کی قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ لندن کا تعزیتی اجلاس محترمہ صادقہ حیدر صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ کے بعد محمود ہال میں منعقد ہوا۔ محترمہ صادقہ حیدر صاحبہ ۱۱ مئی بروز جمعہ وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون!

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ لندن اپنی نہایت پیاری۔ ہردلعزیز فدائی احمدیت و خلافت جذبہ خدمت دین کی پیکر اور ہر وقت دعائیں کرنے اور کرانے والی بہن کی وفات پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہیں۔

مرحومہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث اور فدائی خادمہ تھیں باوجود تکلیف دہ اور لمبی بیماری کے لجنہ کے ہر اجلاس میں حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتیں بلکہ مسجد تک پہنچنے کا جذبہ ان کو اپنی ناقابل برداشت تکلیف بھی بھلا دیتا۔ اگرچہ آپ کافی عرصہ سے لاعلاج مرض میں مبتلا تھیں مگر دعاؤں پر اس قدر پختہ اعتقاد تھا کہ کبھی ناامیدی کا اظہار نہ کیا بلکہ ان کی گفتگو سے توکل ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا۔ آپ کی مجلس پرمزہ اور پررونق تھی جس میں اسلام و احمدیت، جماعت احمدیہ، خلیفہ وقت کی تعریف و توصیف اور لجنہ کی ترقی کے پروگرام اور احمدی بچوں کی تربیت کا ذکر ہوتا آپ کی نظر دوسروں کے تعریفی پہلو چن لیتی اور کمزوریوں کو نظر انداز کر جاتی۔ سالہا سال مرحومہ کو حضرت سیدہ امی جانؓ اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت عالیہ میں گزارنے کا موقع ملا۔ ان دنوں کے واقعات بڑے لطف سے سنایا کرتی تھیں۔

"خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ لندن اس حادثہ جانکاہ پر دلی ہمدردی اور گہرے رنج و غم کے جذبات کے ساتھ مرحومہ کی ضعیف والدہ محترمہ، بہن بھائیوں اور ان کے بچوں کے ساتھ اظہار افسوس کرتی ہیں اور ان کے غم میں برابر کی شریک ہیں۔ یہ صدمہ صرف ان کا ہی نہیں ہمارا بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمشیرہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ خدا کا قرب انہیں حاصل ہو۔ آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ان کی جگہ ہو اللہ تعالیٰ ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو آمین!

(ممبرات لجنہ اماء اللہ لندن)

ناظمین کرام انصار اللہ کی خدمت میں ضروری گزارش

انصار اللہ کا ضلعی اور علاقائی نظام انصار اللہ کی غیر معمولی بیداری کے لئے ایک بنیادی حیثیت کا حامل ہے لہٰذا استدعا اس بات کی ہے کہ متعلقہ ناظمین اپنے اپنے علاقہ یا ضلع کی مجالس سے جلد سے جلد مضبوط رابطہ قائم کریں اور کوشش فرمائیں کہ ہر مجلس امسال گزشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں نمایاں حیثیت اختیار کر جائے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۳ مئی کو فضل عمر ہسپتال میں خاکسار کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے بفضلہ تعالیٰ اپریشن کامیاب رہا ہے مگر زخم کی پیپ بڑھ گئی ہے۔ دوسرے دن بخار ہو گیا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد از جلد خاکسار کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز خاکسار کے بیٹے عرصہ سے بعض پرائیویٹ مقدمات میں مبتلا ہیں۔ ان سے نجات کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ (ڈاکٹر اللہ داد خان صوفی عرائض نویس پولیس کچہری چنیوٹ)

خدمت خلق کا ایک قابل تقلید نمونہ

گزشتہ چند ماہ جب کالج بند رہے تو احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور و فیصل آباد نے ایف ایس سی کے طلباء کے لئے جن کا امتحان مستقبل قریب میں ہونے والا ہے۔ کے تعلیمی حرج اور نقصان کو پورا کرنے کے لئے ماہ اپریل میں کوچنگ کلاسز کا اجراء کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن کی یہ سعی مشکور ہوئی اور طلباء نے خاص دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کلاسز سے خوب استفادہ کیا۔ تقریباً ۲۵ طلبا باقاعدگی سے کلاسز میں شریک رہے۔ مقامی طلباء کے علاوہ احمد نگر۔ چنیوٹ اور سرگودہا سے بھی بعض طلباء شامل ہوئے جن میں چند غیر از جماعت طلبا بھی تھے۔

سائنس کے مضامین میڈیکل کالج اور ایم ایس سی کے نامور طلباء اور انگلش محترم بشیر احمد خان صاحب (ایسوسی ایشن کی درخواست پر) پڑھاتے رہے۔ ان حضرات نے بڑی دلچسپی۔ محنت اور کاوش اور جذبہ کے ساتھ اس کار خیر میں حصہ لیا اس پر یہ شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ایسوسی ایشن اس کامیاب کوشش کے بعد موسم گرما کی تعطیلات میں بھی اسی قسم کی کوچنگ کلاسز کا اہتمام کرنے کی سوچ رہی ہے۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ہماری جماعت ان جماعتوں میں سے ہے جو خدا تعالیٰ کے کلام کے دوبارہ دنیا میں قائم ہونے کی قائل ہے .... کہ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اتباع کے ذریعہ پھر تمام دنیا پر غالب آئے گا .... جو اس کام میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ بن جائیں گے اگر وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں بنیں گے تو وہ انہیں باہر نکال کر پھینک دے گا۔"

غلبہ اسلام کے دن کو قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات، اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید بیرونی ممالک اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کو ادا کرنے کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے آمین!

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید ربوہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھائی عزیزم بشارت الرحمٰن ظفر حال مقیم جہلم کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ! نومولود محترم حافظ عبد الرحمٰن صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین!

(ناصرہ نصیر اہلیہ خلیل نصیر خان ایڈمنسٹریٹر بیت الظفر دارالرحمت وسطی ربوہ)

میری والدہ محترمہ راولپنڈی ہولی فیملی ہسپتال میں تشویشناک حالت میں بیمار ہیں۔ خون مسلسل دیا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا بابرکت سایہ ہم سب بہن بھائیوں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین!

(عبد الحی ملک گلیانہ۔ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی)

اپنے کاروبار کو ترقی اور وسعت دینے کے لئے
ہمیشہ الفضل میں اشتہار دیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۷۹
مَیں MR. ILI RASLI ولد ARWATMA قوم × پیشہ تجارت عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ زرعی زمین بلاک تگراونگی میں مالیت -/۱،۲۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
۲۔ دوسری زمین بلاک تگراونگی کالر میں -/۱،۰۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
۳۔ مچھلی کا تالاب مالیت -/۲،۰۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
۴۔ تیسری زرعی زمین مالیت -/۱،۵۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
۵۔ مکان مالیت -/۴،۰۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔
مشترکہ میری اور میری بیوی کی۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ILI RASLI
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
GUNUNG DALEM
24 CITAPEN
گواہ شد ABIDIN
31. NAGARAWANGI
BLK. 61 TASIKMALAYA.
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۸۰
مَیں MR. ABIDIN ولد PURAWINATA SB. قوم × پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ ایک زمین کا ٹکڑا مالیت -/۱،۲۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
۲۔ دوسرا زمین کا ٹکڑا مالیت -/۲۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
۳۔ چاول کا کھیت مالیت -/۲،۶۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
جائیداد مشترکہ میری اور میری بیوی کی:۔
۴۔ ایک [illegible] مالیت -/۲،۰۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔
۵۔ چاول کا کھیت مالیت -/۷۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔
۶۔ زمین کا ٹکڑا -/۲،۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں، اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ABIDIN
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
GUNUNG DALEM
24. CITAPEN
TASIK MALAYA
INDONESIA
گواہ شد TJUTJU
31 NAGARAWANGI
61 TASIK MALAYA
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۸۱
مَیں TJUTJU ولد ATMADIREJA قوم × پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ ایک مشترکہ مکان ۱/۲ حصہ -/۷،۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی، نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد TJUTJU
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
GUNUNG DALEM
CITAPEN
TASIKMALAYA
انڈونیشیا
گواہ شد ABIDIN
31. NAGARAWANGI
BLK. 61
TASIKMALAYA
انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۴۰۸۲
مَیں IBRAHIM ولد MH. HANAPI قوم × پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۳،۰۰۰ روپے انڈونیشین ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد IBRAHIM
INDONESIA
گواہ شد TJUTJU
31. NAGARAWANGI
BLK. 61
TASIKMALAYA
INDONESIA
گواہ شد ABIDIN
31. NAGARAWANGI
BLK. 61
TASIKMALAYA
INDONESIA

مقابلہ مضمون نویسی

برائے اطفال و ناصرات

امسال اطفال و ناصرات کے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے۔
اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو دوصد، ڈیڑھ صد اور یکصد روپے نقد انعام دیئے جائیں گے۔
یہ مضمون کم از کم پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل اور ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء ۱۹۷۹ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔
پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔
اطفال اور ناصرات سے مقابلہ میں شامل ہونے کی درخواست ہے۔

سیکرٹری اشاعت
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

ہمیں خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی طرف سے بڑی کثرت سے رسائل بھجوانے سے متعلق خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان رسائل کی اشاعت میں تاخیر ان پر شاق گذر رہی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے از حد پریشانی کا موجب ہے خصوصاً بچے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان سے محبت کے باعث بہت بیتاب ہیں۔

ہم حسب سابق خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم و محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ آپ گزشتہ ماہ بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ اس وجہ سے ماہ اپریل سے ماہنامہ خالد اور ماہ مئی ۱۹۷۹ء سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ نئی تقرری کی منظوری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان اس عرصہ میں دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں اور رسائل کی اشاعت کا انتظار فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

سپاس تعزیت

والدہ ماجدہ کی وفات پر دور و نزدیک سے کثرت کے ساتھ احباب جماعت کی طرف سے تعزیت کے خطوط و تاریں موصول ہوئی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے (اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے) ارادہ ہے کہ سب بزرگوں و بھائیوں، بہنوں و عزیزوں کی خدمت میں شکریہ کے خطوط لکھوں۔ تاہم تاخیر کے اندیشہ سے یہ عاجز اپنی طرف سے اور تمام افرادِ خاندان کی جانب سے تمام بھائیوں بہنوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ از راہ مہربانی والدہ ماجدہ کے درجات کی بلندی کے لئے نیز ہم سب پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(شیخ محمد حنیف (امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ) ۴۴/۴۵ ڈی سٹاف کالج روڈ۔ کوئٹہ)

کرنل ڈاکٹر محمود احمد صاحب ڈینٹل سرجن آف راولپنڈی وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دلی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک بہت مخلص اور معروف رکن محترم کرنل ڈاکٹر محمود احمد صاحب ڈینٹل سرجن مورخہ ۳ مئی کو صبح پانچ بجے وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی دن شام پانچ بجے ان کی کوٹھی واقع چاندنی چوک کے لان میں ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور بعد ازیں فوجی قبرستان واقع ویسٹرج پشاور روڈ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم اپنے اخلاص کی وجہ سے جماعت میں اور اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور قابلیت کی وجہ سے ملک بھر کے طبی حلقوں میں ایک معروف اور ممتاز شخصیت تھے۔ بہت مخلص، نافع الناس اور ہمدرد خلائق انسان تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور آپ کے خاندان کے متعدد افراد کی خدمت کی سعادت سے بارہا بہرہ ور ہوئے اور اسی پر بجا طور پر فخر اور خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل ان پر دل کا حملہ ہوا اور بالآخر اسی عارضہ سے ان کی وفات ہوئی۔ عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان اور جملہ متعلقین کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مسجد نور۔ مری روڈ۔ راولپنڈی)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب سابق پوسٹ ماسٹر اور انکی اہلیہ صاحبہ کو لاہور سے فیصل آباد آتے ہوئے بس کے الٹ جانے سے شدید چوٹیں آئیں نیز ان کے بیٹے سلیم احمد صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی دو تین آپریشن ہو چکے ہیں اور ابھی تک زیر علاج ہیں۔ ان کے چھوٹے بیٹے اور ایک بچی بھی بیمار ہے۔ احباب کرام سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (جمیل احمد ایم۔ اے فیصل آباد)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

جو صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والی ہے "جو اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے والی اور آپ کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے والی ہے اور جو دین کی سربلندی کے لئے ذوق و شوق سے قربانیاں پیش کرنے والی ہے۔

آپ نے واضح فرمایا اس میں فی الاصل مسیح موعودؑ کی اس جماعت کے اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جس نے آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا اور غالب کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری اس نے ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ہم ہی نہیں بلکہ ہماری نسلیں بھی برائیوں کو جڑ سے اکھیڑنے والی، صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنیوالی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرکے آپ کی سنت کو زندہ کرنیوالی اور دین کی سربلندی کیلئے کمال ذوق و شوق کے ساتھ قربانیاں کرنیوالی بنیں اور نسلاً بعد نسلٍ بنتی چلی جائیں تا اسلام جلد دنیا میں غالب آئے۔ اس کا غالب آنا انہی چار اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر اور
⊙ الیکٹرک ریڈیو مرمت کے ماہر
ڈان محلہ دار البرکات ربوہ

مشہور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
فضل عمر دواخانہ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

مرکزی امتحانات خدام و اطفال کے لئے یکم جون اور ۲۵ مئی کی تاریخیں مقرر ہیں۔ قائدین اضلاع اس بات کی نگرانی کریں کہ جملہ مجالس میں امتحانات مقررہ تاریخوں پر ہو جائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس مرکزیہ)